

## 5333- لڑکی کا مہراں کے بھائی کے مال سے ادا کرنا

سوال

جب والدین کی بیٹی اور بیٹا بھی ہو اور بہت کوشش کے بعد انہیں بیٹی کے لیے رشتہ مالیکن ہونے والا داماد مہر کا مطالبہ کر رہا ہے، اور لڑکی کے والدین کے پاس مہر ادا کرنے کی طاقت نہیں، اس لیے اب وہ یہ کوشش کر رہے ہیں کہ انہیں ان کے بیٹے کا مہر جاتے تاکہ وہ اپنی بیٹی کا مہر ادا کریں، وہ اپنے بیٹے کے مہر کو صرف بیٹی کا مہر دینے میں ہی استعمال کر رہے ہیں، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس موضوع پر کچھ روشنی ڈالیں تاکہ ہم اس مشکل سے نکل سکیں؟

پسندیدہ جواب

یہ تو بہت ہی عجیب و غریب سی بات ہے کہ بعض ممالک میں مہر لڑکی یا اس کے والدین کو ادا کرنا پڑتا ہے اور خاوند مہر لیتا ہے، یہ تو بالکل کتاب و سنت کے خلاف ہے، بلکہ حدیث میں تو ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ مہر کے لیے کوئی چیز تلاش کرے چاہے لو ہے کی انکوٹھی بھی کیوں نہ ہو، اور جب اسے لو ہے کی انکوٹھی بھی نہ ملی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کا مہر یہ قرار دیا کہ خاوند کو جتنا قرآن یاد ہے وہ یوں کو حفظ کروائے۔

مسلم بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو آپ کے لیے صہبہ کرتی ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور اپنی نظریں اوپر کرنے کے بعد نیچے کر لیں جب عورت نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی۔

صحابہ کرام میں سے ایک صحابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کو اس عورت کی ضرورت نہیں تو میرے ساتھ اس کی شادی کر دیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تیرے پاس کچھ ہے؟ اس صحابی نے جواب دیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کی قسم میرے پاس کچھ نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اپنے گھروالوں کے پاس دیکھو ہو سختا ہے کچھ ملے جائے، وہ صحابی گیا اور واپس آ کہنے لگا اللہ کی قسم مجھے کچھ بھی نہیں ملا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر لو ہے کی انکوٹھی بھی مل جائے وہ گیا اور واپس آ کہنے لگا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم لو ہے کی انکوٹھی بھی نہیں ملی، لیکن میرے پاس یہ چادر ہے اس میں سے نصف اسے دیتا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

اس کا تم کیا کرو گے اگر اسے تم باندھ لو تو اس پر کچھ بھی نہیں ہو گا، وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ بات سن کر بیٹھ گیا اور جب زیادہ دیر بیٹھا رہا تو اٹھ کر چل دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تو اسے واپس بلا نے کا حکم دیا جب وہ واپس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

تجھے کتنا قرآن یاد ہے؟ اس نے جواب دیا فلاں فلاں سورہ یاد ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اسے زبانی پڑھ سکتے ہو؟ وہ کہنے لگا جی ہاں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : جاؤ میں نے جو تمیں قرآن کریم حفظ ہے اس کے بدھ میں اس کا مالک بنادیا۔

صحیح بخاری (4842) صحیح مسلم (1425)۔

اس حدیث سے یہ علم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بغیر مهر کے اس مرد سے شادی پر رضامند نہیں ہوئے اور مهر کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سے کچھ بھی نہیں پوچھا، اور بلکہ اس میں یہ بھی ہے کہ عورت کو کچھ نہ کچھ مهر لازمی ادا کیا جائے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر مردوں کو حوفیت اور سر بر ای عطا فرمائی اور واجب کی ہے اس کا مضموم بھی یہی ہے کہ مرد ہی عورت کو کچھ نہ کچھ ادا کرے گا کیونکہ وہ عورت ذمہ دار ہے اور عورت اس کے پاس کمزور نہ تواں ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{مرد عورتوں پر حاکم میں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں}۔ النساء (34)۔

پھر یہ بھی ہے کہ عورت کا یہ حق ہے کہ وہ مرد سے مهر حاصل کرے کیونکہ مرد اس سے استماع کرتا ہے اور یہ مeras کے بدلتے میں ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کے بارہ میں کچھ اس طرح فرمایا :

{... اس لیے جن سے تم فائدہ اٹھاؤ انہیں ان کا مقرر کیا ہوا مہرا دا کرو، اور مہر مقرر ہو جانے کے بعد تم آپس کی رضامندی سے جو طے کر لو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے}۔ النساء (24)۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان :

{اس لیے جن سے تم فائدہ اٹھاؤ انہیں ان کا مقرر کیا ہوا مہرا دا کرو}۔

یعنی جس طرح تم ان سے نفع حاصل کرتے اور استماع کرتے ہو اس کے بدلتے میں انہیں مہرا دا کرو، جیسا کہ ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

{اور تم اسے کیسے لے لو گے حالانکہ تم ایک دوسرے سے مل کچھ ہو اور ان عورتوں سے تم نے مضبوط اور سنتہ حمد و پیمان لے رکھے ہیں}۔

اور جیسا کہ ایک اور جگہ پر یہ فرمایا :

{اور عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی دے دو}۔ النساء (4)۔

اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا :

{اور جو کچھ تم انہیں دے جکچے ہو اس میں سے کچھ بھی واپس یعناتمارے لیے حلال نہیں ہے}۔ دیکھیں تفسیر ابن کثیر (475/1)۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس عورت نے بھی اپنے ولی کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اور اگر خاوند نے اس سے دخول کریا تو اس سے نفع اور استثاء کرنے وجہ سے عورت کو مهر ادا کیا جائے گا، اور اگر وہ آپس میں بھکڑا کریں تو جس کا ولی حکمران ہو گا) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) سنن ابو داود حدیث نمبر (2083) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1879) ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

تو مندرجہ بالا سطور سے یہ علم ہوا کہ مرد عورت کو مهر ادا کرے گا نہ کہ عورت اپنے خاوند کو ادا کرے گی۔

شیخ عبداللہ بن قوود کہتے ہیں :

مہر لینا بیوی کا حق ہے، اسے مقرر کرنا واجب اور ضروری ہے، بیوی اور اس کے گھروالوں پر کوئی چیز دینی واجب نہیں لیکن اگر وہ کچھ دینا چاہیں تو ان کی مرضی۔

تو اس بنا پر یہ جائز نہیں کہ آپ بیٹی کے مال سے کچھ رقم لے کر لڑکی کا مهر ادا کریں۔

شیخ برائک کہتے ہیں :

جب لڑکے کے لیے بالکل بھی مال لینا جائز نہیں تو اس طرح لڑکی کے لیے بھی جائز نہیں۔

ہماری آپ سے گزارش ہے کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تمہاری بچی کے لیے اس مشکل کو آسان کرے دے گا اس لیے لڑکی کو بھی چاہیے کہ صبر و تحمل سے کام لیتی ہوئی اجر و ثواب کی نیت کرے، اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں انجات کرے کہ وہ اس کی مشکل دور کر دے، اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے قریب ہے۔

آپ کے ملک میں بستے والے علماء کرام اور عقل و دانش رکھنے والوں اور اس طرح عام لوگوں پر بھی ضروری ہے کہ وہ اس بڑی عادت کو تبدیل کر کے سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں کیونکہ صحیح ہی ہے اور اس کی مخالفت کرنی جائز نہیں، اور اس میں لوگوں کو قرآن و سنت کے دلائل اور علماء کرام کے اقوال سے قائل کریں۔

واللہ اعلم۔